احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل

ٹیلی فون نمبر 213029　C.P.L 29

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web:http://www.alfazal.com
Email:editoralfazl@hotmail.com

پیر 13 ستمبر 2004ء　27 رجب 1425 ہجری - 13 تبوک 1383 ہش　جلد 54-89 نمبر 206

جس نے میری اطاعت کی

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:-

جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی جس نے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے امیر کی نافرمانی کی وہ میرا نافرمان ہے-

(مسلم کتاب الامارہ باب وجوب طاعة الامراء حدیث نمبر 3417)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا جلسہ سالانہ سوئٹزرلینڈ سے اختتامی خطاب 5 ستمبر 2004ء

انجام بخیر کیلئے ہمیشہ تقویٰ پر چلتے رہیں اور مکمل فرمانبرداری اختیار کریں

ہر احمدی اپنا جائزہ لے کہ کیا اس نے حضرت اقدس مسیح موعود کو مان کر اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کی ہیں

حضور انور کے خطاب کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز یورپ کے دورہ کے دوران سوئٹزرلینڈ تشریف لے گئے اور وہاں کے جلسہ سالانہ میں بنفس نفیس شرکت فرمائی۔ زیورچ میں ہونے والے مورخہ 5 ستمبر 2004ء کو اس جلسہ کے اختتامی خطاب میں حضور انور نے حقوق اللہ، حقوق العباد کی ادائیگی اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامنے اور تربیت کے بعض گہرے اور لطیف نکات بیان فرمائے۔ احمدیہ ٹیلی ویژن نے آڈیو لنک کے ساتھ حضور انور کا خطاب براہ راست نشر کیا۔ دنیا بھر کی جماعتوں نے حضور انور کی مبارک آواز میں یہ خطاب سنا۔

حضور انور نے اپنے خطاب کے آغاز میں سورۃ آل عمران کی آیت نمبر 104 کی تلاوت کی اور فرمایا۔ ہم خوش قسمت ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہم کو اس زمانے کے امام کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی۔ ہم پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑیں تا کہ انعامات کا یہ سلسلہ چلتا رہے۔ اور اللہ کی وہ رسی کیا ہے جس کو پکڑنے سے انعامات حاصل کرتے رہو گے۔ فرمایا ”کہ اللہ تعالیٰ کی آخری شریعت ہے۔ وہ کتاب ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی ﷺ پر اتاری۔ اور تم اس رسی کو تب مضبوطی سے پکڑ سکتے ہو جب اللہ کے نبی ﷺ پر کامل ایمان ہو۔ جس پر یہ کتاب اتری ہے۔“ حضور انور نے دین میں بگاڑ اور تفرقہ بازی کے بارے میں تفصیل سے روشنی ڈالی۔

حضور انور نے احمدی احباب کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا انجام بخیر کے لئے ہمیشہ تقویٰ پر چلتے رہو اور مکمل فرمانبرداری اختیار کرو تا کہ ایمان لانے والے کہلا سکو۔ اللہ تعالیٰ نے جس طرح عبادت کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے اس طرح اس کی عبادت کریں۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ہے۔ اور پھر انسان کی اس دنیا میں آنے کی بنیادی غرض ہی یہ بتائی گئی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والا ہو۔ حضور انور نے حقوق اللہ اور حقوق العباد کے حوالے سے احادیث نبویہ اور ارشادات حضرت مسیح موعود پڑھ کر سنائے اور ان کی لطیف تشریح فرمائی۔

حضرت مسیح موعود نے فرمایا میں تو بہت دعا کرتا ہوں کہ میری جماعت ان لوگوں میں ہو جائے جو خدا تعالیٰ سے ڈرتے ہیں اور نماز پر قائم رہتے ہیں اور رات کو اٹھ کر زمین پر گرتے ہیں اور روتے ہیں اور خدا کے فرائض کو ضائع نہیں کرتے اور بخیل اور دنیا کے کیڑے نہیں ہیں۔ اور میں امید رکھتا ہوں کہ میری یہ دعائیں خدا تعالیٰ قبول کرے گا۔ اور مجھے دکھائے گا کہ اپنے پیچھے میں ایسے لوگوں کو چھوڑتا ہوں نہ کہ وہ لوگ جن کی آنکھیں زنا کرتی ہیں۔ جن کو مرنا ہرگز یاد نہیں۔ میں اور میرا خدا ان سے بیزار ہے۔ میں بہت خوش ہوں گا اگر ایسے لوگ اس پیوند کو قطع کر لیں۔ کیونکہ خدا اس قوم کو ایک ایسی قوم بنانا چاہتا ہے جس کے نمونے سے لوگوں کو خدا یاد آوے اور جو تقویٰ اور طہارت کے اعلیٰ درجہ پر قائم ہوں جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم رکھ لیا ہو۔

حضور انور نے فرمایا چاہئے کہ ہر احمدی اپنی ذمہ داری کو سمجھے، ہر کوئی اپنا جائزہ لے کیا اس کے خیال میں اس نے حضرت اقدس مسیح موعود کو مان کر اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کی ہیں۔ اور پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کے عہد کو پورا کر رہا ہے کیا وہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کو نبھاتے ہوئے اللہ کی رسی کو تھامے ہوئے ہے، اگر اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا نہیں کیں، اگر اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل نہیں کر رہے تو یہ غلط فہمی ہے کہ ہم نے ہدایت کا راستہ اختیار کر لیا۔

حضور انور نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ سب کو حقیقی معنوں میں اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور آپ سب کے حق میں حضرت مسیح موعود کی دعائیں قبول ہوں۔ اور ہر ایک کوشش کے ساتھ عبادات کرتے ہوئے، نیک اعمال بجالاتے ہوئے جماعت کے ساتھ جڑا رہے۔ اللہ کرے ایسا ہی ہو۔ اس کے بعد حضور انور نے اختتامی دعا کرائی اور جلسہ کی حاضری 12 ممالک کے 1393 افراد بتائی۔ جبکہ گزشتہ سال یہ حاضری 500 کے قریب تھی۔

خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے جملہ اسیران راہ مولا کی جلد اور باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے درمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ وامان میں رکھے ہر شر سے بچائے-

نصرت جہاں اکیڈمی کا 'O' لیول کا رزلٹ

امسال نصرت جہاں اکیڈمی کے کل 8 طلباء و طالبات 'O' لیول کے امتحان میں شامل ہوئے۔ سب کے سب اچھے گریڈ میں کامیاب ہوئے۔

کنول رحمان قیصرانی صاحبہ بنت مکرم فرحت الحسنین قیصرانی صاحب نے 6A-1B-1C گریڈ لے کر اول پوزیشن حاصل کی۔ ھبۃ الشافی صاحبہ بنت مکرم خلیل محمد خان صاحب نے 5A-1B-2C گریڈ لے کر دوم پوزیشن حاصل کی۔ اور محمد طلحہ ہاشمی صاحب ابن ڈاکٹر احسان اللہ ہاشمی صاحب نے 3A-3B-2C گریڈ کے ساتھ تیسری پوزیشن حاصل کی۔ اللہ تعالیٰ اس رزلٹ کو ادارہ، طلباء اور طالبات کیلئے مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ)

ضرورت سٹاف

نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ کے زیر انتظام چلنے والے ہوسٹل دارالاکرام بیوت الحمد کالونی کیلئے نائب نگران ہوسٹل کل وقتی آسامی کیلئے درخواستیں مطلوب ہیں۔

درخواست دینے کیلئے اہلیت:

ایسے خواہشمند احباب جن کی عمر 40 سے 50 سال تک ہو۔ تعلیم کم از کم F.A ہو، ایڈمنسٹریشن کا تجربہ رکھتے ہوں اور جماعتی خدمت کا شوق ہو۔ اپنی درخواست مکرم صدر صاحب محلہ / مکرم امیر صاحب جماعت کی تصدیق کے ساتھ مورخہ 15 ستمبر 2004ء بروز بدھ صبح 8:00 بجے انٹرویو کے ہمراہ لائیں۔ نیز علیحدہ سے کوئی تحریری اطلاع نہ دی جائے گی۔

(نظارت تعلیم)

دعوت الی اللہ کے سنہری گر

137

پر حکمت نصائح ایمان افروز واقعات

مرتبہ: عبدالستار خان صاحب

دلوں کی فتح

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔
مذہب کی غرض دلوں کو فتح کرنا ہوتی ہے اور یہ غرض تلوار سے حاصل نہیں ہوتی۔ آنحضرت ﷺ نے جو تلوار اٹھائی، میں بہت مرتبہ ظاہر کر چکا ہوں کہ وہ تلوار محض حفاظت خود اختیاری اور دفاع کے طور پر تھی۔

(لیکچر لدھیانہ، روحانی خزائن جلد 20 ص 293)

دعا، توکل اور دعوت الی اللہ

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔
دعا، توکل اور (دعوت الی اللہ) تینوں چیزیں اکٹھی چلتی ہیں۔ قرآن میں دعا کا بھی حکم ہے (-) اور (دعوت الی اللہ) کا بھی حکم ہے (-) کہ مخالفین (-) کو اپنے پاس رکھو، ان کو خوب (-) کرو اور پھر ان کو اگر وہ نہ مانیں تو بحفاظت ان کے مقام پر پہنچا دو۔

حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں ایک جوشیلا عرب قادیان میں آیا۔ حضرت مسیح موعود اور باقی احباب نے اسے خوب سمجھایا لیکن اس پر کوئی اثر نہ ہوا۔ تب اللہ تعالیٰ کی طرف سے الہام ہوا کہ یہ شخص (-) سے نہیں بلکہ دعا سے سمجھے گا اور اس پر دعا کا حربہ اثر کرے گا۔ چنانچہ جب حضرت مسیح موعود نے دعا فرمائی تو دوسرے دن ہی وہ خود (-) میں آکر لوگوں سے کہنے لگا کہ میں نے غور کیا ہے وفات مسیح کا یہ ثبوت ہے اور صداقت مسیح موعود کا یہ ثبوت ہے اور خود ہی دلائل دینے لگ گیا۔ گویا اللہ تعالیٰ نے خود ہی اسے دلائل سکھا دیئے اور اس نے بیعت کر لی۔ پھر وہ شخص اپنے ملک کو واپس چلا گیا۔ جب میں حج کو گیا تو مجھے وہاں جا کر معلوم ہوا کہ وہاں لوگ کہتے ہیں کہ یہاں ایک شخص یوسف نامی تھا وہ ایک قافلہ کے ساتھ مل کر ایک ہندوستانی کو مسیح و مہدی کہتا تھا اور لوگوں کو باتیں سناتا جاتا تھا اور قافلے کے ساتھ ساتھ چلتا جاتا تھا۔ لوگ اس کو مارتے اور وہ بیہوش ہو جاتا مگر جب اسے ہوش آتا تو وہ بھاگ کر پھر قافلے سے آملتا اور (-) کرنے لگ جاتا۔ پھر معلوم نہیں اس کو مار دیا گیا یا وہ فوت ہو گیا۔ عرب میں اس کا کوئی پتہ نہیں لگ سکا۔ غرض جب اللہ تعالیٰ نے اس کو سمجھایا تو اس نے اس قدر جوش سے (-) کی کہ جس کی نظیر مشکل سے ملتی ہے۔

(انوار العلوم جلد 14 ص 302)

چار باتوں کا خیال رکھیں

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔
اول: یہ کہ (-) ہر طبقہ کے لوگوں میں ہو۔ بہت دوست اس بارے میں سستی سے کام لے رہے ہیں۔ بڑے زمینداروں، وکلاء اور حکام کا طبقہ اس بارے میں غافل ہے۔ ایسا نہیں ہونا چاہئے بلکہ ہر طبقہ میں (-) کرنی چاہئے۔

دوم: ہر مذہب و ملت کے لوگوں کو (-) کی جائے۔......

سوم: صبر اور بردباری سے کام لینا چاہئے۔۔
گالیاں سن کے دعا دیتا ہوں ان لوگوں کو
رحم ہے جوش میں اور غیظ گھٹایا ہم نے
کو ہر وقت مدنظر رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی برکتیں صبر اور بردباری سے حاصل ہوتی ہیں زور سے نہیں۔ رسول کریم ﷺ کی مجلس میں ایک شخص بیٹھا ہوا تھا۔ ایک دوسرا شخص آیا اور اس کی بدگوئی کرنے لگا وہ چپ بیٹھا رہا اور بدگوئی کرنے والا بڑھتا گیا۔ آخر اس نے کہا میں اب تک چپ بیٹھا ہوں اور تو بڑھتا جاتا ہے۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا۔ جب تک تو چپ تھا فرشتے تیری طرف سے جواب دے رہے تھے اب کہ تو بول پڑا فرشتے خاموش ہو گئے ہیں۔

پس صبر سے کام لینا چاہئے اور اس حد تک کام لینا چاہئے کہ لوگوں کی نگاہوں میں تم نئے انسان سمجھے جاؤ۔

چہارم: نیک نمونہ (-) کے لئے نہایت ضروری ہے اس کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا۔

(انوار العلوم جلد 13 ص 340)

خدائی حفاظت

1913ء میں حضرت چوہدری فتح محمد سیال صاحب لندن تشریف لے جا رہے تھے تو سمندر میں طوفان آگیا اور جہاز کے ٹوٹنے کا خطرہ پیدا ہو گیا تو جہاز کے کپتان نے کہا کہ آپ سب لوگ لائف بیلٹ باندھ لیں۔ ایک ہندو بھی ان کے ساتھ سفر کر رہا تھا وہ یہ سن کر بہت زیادہ گھبرا گیا۔ حضرت چوہدری صاحب نے اس ہندو کو کہا کہ تم بالکل بھی پریشان نہ ہو یہ جہاز نہیں ٹوٹے گا کیونکہ میں مسیح وقت کا پیغام لندن لے کر جا رہا ہوں۔ اس ہندو نے کہا کہ اگر یہ جہاز نہیں ڈوبے گا تو میں لندن پہنچ کر (احمدی) ہو جاؤں گا۔ چنانچہ خدا تعالیٰ کا کرنا ایسا ہوا کہ طوفان تھم گیا اور جہاز بخیر و عافیت لندن پہنچ گیا۔ لندن پہنچ کر وہ صاحب خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے (احمدی) ہو گئے۔ مگر تین دن کے بعد وہ جہاز دوبارہ اپنے سفر پر روانہ ہوا اور کھلے سمندر میں پہنچنے سے پہلے ہی ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا۔

(سیرت حضرت چوہدری فتح محمد سیال ص 101)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سانحہ ارتحال

☆ مکرم ظفر اقبال ملک صاحب حلقہ گلستان جوہر کراچی لکھتے ہیں کہ خاکسار کی والدہ مکرمہ مسعودہ اختر صاحبہ اہلیہ ملک محمد اکبر علی مرحوم (اخبار وحدت کراچی) کچھ عرصہ بیمار رہنے کے بعد مورخہ 10 جولائی 2004ء بروز ہفتہ کراچی میں وفات پا گئیں۔ مرحومہ مکرم ملک محمد یونس خان صاحب (مرحوم) ایس پی پولیس راولپنڈی کی ہمشیرہ تھیں۔ نماز جنازہ بیت الشرف میں مکرم راشد احمد نوید صاحب مربی سلسلہ گلشن اقبال کراچی نے پڑھائی اور تدفین باغ احمد قبرستان کراچی میں ہوئی۔ مرحومہ نے پسماندگان میں چار بیٹے اور ایک بیٹی چھوڑی ہیں۔ ان کی بلندی درجات اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خادم بیت الذکر

☆ ہمیں اپنی بیت الذکر بیت الحمد دہلی گیٹ کے لئے ایک خادم بیت الذکر کی ضرورت ہے۔ عمر تقریباً چالیس پینتالیس سال کے درمیان ہو۔ محنتی اور خدمت کا جذبہ رکھنے والے افراد اپنے حلقہ کے صدر/امیر صاحب سے تصدیق کروا کر فوراً رابطہ کریں۔ ریٹائرڈ فوجی کو ترجیح دی جائے گی۔

رابطہ: شیخ رحمت علی، صدر حلقہ دہلی گیٹ لاہور
فون: 042-7652517

درخواست دعا

○ مکرم ظہور الدین بابر صاحب رحمٰن کالونی ربوہ لکھتے ہیں کہ خاکسار کے سسر محترم مولانا محمد اسمٰعیل صاحب منیر جو بعارضہ قلب ٹورانٹو کینیڈا کے ہسپتال میں زیر علاج تھے اب ان کے بیٹے مکرم محمد داؤد منیر صاحب اور ڈاکٹر محمد ادریس منیر صاحب انہیں ہیوسٹن امریکہ لے گئے ہیں اور وہاں مکرم ڈاکٹر شیخ اعجاز احمد صاحب ان کا علاج کر رہے ہیں۔ احباب جماعت سے اس قدیمی خادم سلسلہ کی صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم حافظ برہان محمد خان صاحب استاد جامعہ احمدیہ جونیئر سیکشن لکھتے ہیں۔ خاکسار کے بہنوئی محترم کلیم احمد قریشی صاحب کارکن تحریک جدید ربوہ کا مورخہ 8 ستمبر 2004ء کو دل کا کامیاب آپریشن اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہو چکا ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ ان کو آپریشن کے بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے اور کامل شفا عطا فرمائے۔

قرارداد تعزیت بروفات مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب امیر ضلع شیخوپورہ

○ اراکین مجالس عاملہ جماعت احمدیہ شہر شیخوپورہ و ضلع شیخوپورہ مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب ابن حضرت چوہدری محمد انور حسین صاحب امیر ضلع جماعت ہائے احمدیہ ضلع شیخوپورہ کی المناک وفات پر اپنے گہرے دکھ اور غم کا اظہار کرتے ہیں۔

آپ 7 اور 8 اگست کی درمیانی رات اپنے زرعی فارم سے معمول کے مطابق گھر آ رہے تھے کہ شیخوپورہ کے قریب ان کی کار حادثے کا شکار ہو گئی جس سے آپ شدید زخمی ہو گئے اور مقامی ہسپتال پہنچ کر انتقال کر گئے۔ آپ کی عمر 68 سال تھی۔ آپ نے ٹی آئی کالج ربوہ سے بی اے کرنے کے بعد ایل ایل بی کی ڈگری حاصل کی 1970ء کے عام انتخابات میں اپنے حلقے سے ممبر پنجاب اسمبلی بھی منتخب ہوئے۔ نظام جماعت کی اطاعت اور خلفاء سے محبت اور ذاتی تعلق آپ کا شعار تھا۔ آپ کو 1995ء میں ضلع شیخوپورہ کی امارت کے فرائض سونپے گئے۔ آپ ماہر کھلاڑی اور کھیلوں کے دلدادہ تھے۔ ٹیبل ٹینس، فٹ بال، والی بال اور روؤنگ سے گہری دلچسپی تھی۔ اپنے گھر میں ٹیبل ٹینس کا خوبصورت کورٹ بنایا ہوا تھا جہاں سے نامور کھلاڑی تربیت حاصل کرتے تھے۔ آپ کے پسماندگان میں آپ کی اہلیہ محترمہ نفیسہ بشیر صاحبہ صدر لجنہ ضلع شیخوپورہ، دو بیٹے مکرم محمود احمد صاحب امریکہ اور مکرم مظفر احمد صاحب شیخوپورہ اور چار بیٹیاں جن میں سے تین شادی شدہ ہیں کے علاوہ آپ کی ہمشیرہ مکرمہ نسیم رفیق صاحبہ اہلیہ مکرم رانا رفیق احمد صاحب اسلام آباد شامل ہیں۔

ہم اراکین عاملہ جملہ پسماندگان سے اظہار تعزیت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی مغفرت کی چادر میں ڈھانپ لے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ ہم ہیں۔

اراکین مجالس عاملہ جماعت احمدیہ
شہر شیخوپورہ و ضلع شیخوپورہ

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

حضرت مسیح موعود کی دلکش زندگی کے بعض روشن پہلو

آپ تکلفات کو ناپسند فرماتے تھے اور اپنی جماعت سے بھی یہی چاہتے تھے

مکرم بشیر احمد رفیق صاحب

حضرت مسیح موعود کی زندگی نہایت سادہ اور ہر قسم کے تکلف سے پاک تھی۔ غذا بہت سادہ تناول فرمایا کرتے تھے۔ لباس میں بھی کسی قسم کا تکلف نہ ہوتا تھا۔ یادالٰہی اور خدمت دین میں آپ کو اس قدر استغراق رہتا تھا کہ لباس یا خوراک یا رہائش میں سہولتوں اور آرائش کی طرف بالکل توجہ نہیں ہوتی تھی۔ لباس سادہ مگر صاف ستھرا زیب تن فرمایا کرتے تھے۔ سردیوں میں دو دو جوڑے پہن لیا کرتے تھے۔ کسی خاص لباس یا کپڑے کا شوق نہ تھا۔ عموماً کوٹ پہن کر احباب میں رونق افروز ہونے کے لئے تشریف لایا کرتے تھے۔ پگڑی سفید ململ کی ہوا کرتی تھی۔ انگریزی لباس پسند نہ تھا۔ کیونکہ اس کے استعمال میں تکلف کا پہلو نکلتا تھا۔ جوتی ہمیشہ دیسی استعمال فرماتے تھے۔ تنگ جوتی پسند نہیں فرماتے تھے۔ لکھنے پڑھنے کا تمام کام پلنگ پر بیٹھ کر یا چلتے پھرتے فرمایا کرتے تھے۔ ٹہلتے ٹہلتے لکھنے کا کام کرتے تو صحن کے دونوں اطراف میں دواتیں رکھ لیا کرتے تھے۔ اور جس طرف صحن میں تشریف لے جاتے دوات سے سیاہی حاصل کر کے تحریر جاری رکھتے تھے۔

جس مکان میں آپ نے زندگی گزاری۔ نہایت سادہ اور بے تکلفی کا ماحول لئے ہوئے تھا حضرت مولوی عبدالکریم صاحب فرماتے ہیں۔

''حضرت مکان اور لباس کی آرائش اور زینت سے بالکل غافل اور بے پرواہ ہیں۔ اور خدا کے فضل و کرم سے حضور کا یہ پایہ اور منزلت ہے کہ اگر چاہیں تو آپ کے مکان کی اینٹیں سنگ مرمر کی ہو سکتی ہیں۔ اور آپ کے پا انداز سندس و اطلس کے بن سکتے ہیں۔ مگر بیٹھنے کا مکان ایسا معمولی ہے کہ زمانہ کی عرفی نفاست اور صفائی کا جان دادہ تو ایک دم کے لئے وہاں بیٹھنا پسند نہ کرے۔ میں نے بارہا وہ تخت لکڑی کا دیکھا ہے۔ جس پر آپ گرمیوں میں باہر بیٹھتے ہیں۔ اس پر مٹی پڑی ہوئی ہے اور میلا ہے جب بھی آپ نے نہیں پوچھا اور جو کسی نے خدا کا خوف کر کے مٹی جھاڑ دی ہے۔ جب بھی التفات نہیں کیا۔ کہ آج کیسا پاک صاف ہے۔ غرض اپنے کام میں اس قدر استغراق ہے۔ کہ ان مادی باتوں کی طرف بالکل پروا نہیں۔ جب مہمانوں کی ضرورت کے لئے مکان بنوانے کی ضرورت پیش آئی ہے۔ بار بار یہی تاکید فرمائی ہے کہ اینٹوں اور پتھروں پر پیسہ خرچ کرنا عبث ہے۔ اتنا ہی کام کرو۔ جو چند روز بسر کرنے کی گنجائش ہو جائے۔

نجار تیر بندیاں اور تختے رندہ سے صاف کر رہا تھا روک دیا اور فرمایا یہ محض تکلف ہے۔ اور ناحق کی دیر لگانا ہے مختصر کام کرو۔ فرمایا۔ اللہ جانتا ہے کہ ہمیں کسی مکان سے کوئی انس نہیں۔ ہم اپنے مکانوں کو اپنے پیارے اور اپنے دوستوں میں مشترک جانتے ہیں اور بڑی آرزو ہے کہ مل کر چند روز گزار لیں۔ اور فرمایا کہ میری بڑی آرزو ہے کہ ایسا مکان ہو کہ چاروں طرف ہمارے احباب کے گھر ہوں اور درمیان میں میرا گھر ہو۔ اور ہر ایک گھر میں میری ایک کھڑکی ہو کہ ہر ایک سے ہر ایک وقت واسطہ و رابطہ رہے۔

برادران! یہ باتیں سچی ہیں اور واقعات ان کے گواہ ہیں۔ مکان اندر اور باہر نیچے اور اوپر مہمانوں سے کشتی کی طرح بھرا ہوا ہے۔ اور حضرت کو بقدر حصہ رسدی بلکہ تھوڑا سا ایک حصہ رہنے کو ملا ہوا ہے اور آپ اس میں یوں رہتے ہیں۔ جیسے سرائے میں کوئی گزارہ کرتا ہے اور اسی کے جی میں کبھی نہیں گزرتا۔ کہ یہ میری کوٹھڑی ہے۔

(سیرت مسیح موعود از حضرت مولوی عبدالکریم صاحب)

حضرت مسیح موعود کی غذا میں کسی قسم کا کوئی تکلف نہیں ہوتا تھا۔ خوراک بہت کم کھاتے تھے۔ نوجوانی میں آپ نے متواتر چھ ماہ کے روزے رکھے۔ ان دنوں میں آپ نے چند مساکین اور غرباء کو پوشیدہ طور پر حکم دے رکھا تھا کہ دونوں وقت کا کھانا آپ سے لے جایا کریں۔ گھر سے جو کھانا آپ کے لئے آتا تھا۔ اس میں سے چند نوالے لے کر بقیہ کھانا ان مساکین کو دے دیا کرتے تھے۔ جس قدر کھانے پر آپ کا گزارہ تھا۔ اس قدر کھانے سے کسی اور شخص کا زندہ رہنا بھی محال ہوتا۔ کھانا بالعموم باہر مہمانوں کے ساتھ کھایا کرتے تھے۔ جب آخر میں مہمانوں کی کثرت ہوگئی تو پھر گھر کے اندر کھانے لگے۔ آپ کا طریق یہ تھا کہ روٹی کا ایک ٹکڑا لے کر اسے ہاتھوں سے ریزہ ریزہ کر کے کھاتے وقت ان ریزوں کو سالن سے لگا کر کھا لیا کرتے تھے۔ کھانا بہت آہستگی سے تناول فرماتے تھے۔ سالن بہت ہی کم کھاتے تھے استغراق اس قدر رہتا تھا کہ اگر کسی نے کھانا لا کر سامنے رکھ دیا تو کھا لیا اور اگر گھر والوں نے بھول کر کھانا نہ بھجوایا تو کھانے کے لئے یاد بھی نہ کروایا کرتے تھے۔ اور فاقہ کر لیا کرتے تھے۔ کبھی کسی خاص کھانے کی فرمائش نہیں کی جو سامنے آ گیا کھا لیا۔ کبھی کھانے پر اظہار ناراضگی نہیں فرماتے تھے کہ نمک زیادہ ہے یا سالن مزیدار نہیں وغیرہ۔ فرمایا کرتے تھے کہ ہمیں تو کھانا کھا کر بھی یہ معلوم نہیں ہوتا کہ کیا پکا تھا۔ اور ہم نے کیا کھایا۔ جب دانت کے نیچے کوئی کنکر آ جاتا ہے۔ تو پتہ لگتا ہے کہ کچھ کھا رہے ہیں۔ غرض کھانے کے بارہ میں اپنے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کیا کرتے تھے۔ آپؐ کے بارہ میں بھی احادیث میں آتا ہے کہ آپ بے حد کم خور تھے اور آپ کی غذا بہت سادہ ہوا کرتی تھی۔

حضرت اماں جان حرم حضرت مسیح موعود فرمایا کرتی تھیں کہ آپ کے کھانے کا وقت کوئی خاص مقرر نہیں تھا صبح کا کھانا بعض اوقات دن ڈھلے کھا لیا کرتے تھے۔ شام کا کھانا عموماً نماز مغرب کے بعد تناول فرمایا کرتے تھے۔ مگر کبھی کبھی پہلے بھی کھا لیا کرتے تھے۔ غرض کوئی خاص وقت معین نہ تھا۔

حضور نہ صرف خود ظاہری شان و شوکت اور تکلفات کو ناپسند فرماتے تھے۔ بلکہ چاہتے تھے کہ آپ کے مریدوں میں بے جا تکلف اور نام و نمود کی خواہش نہ ہو۔ حضرت منشی ظفر احمد صاحب جو آپ کے بہت قریبی اور بے تکلف دوست تھے۔ نے اپنی سوانح میں ایک واقعہ درج کیا ہے جس سے حضور کی بے تکلف طبیعت کا پتہ چلتا ہے۔ وہ فرماتے تھے۔

''ایک دفعہ منشی اروڑا صاحب مرحوم اور میں نے لدھیانہ میں حضور کی خدمت میں عرض کی کہ کبھی حضور کپورتھلہ بھی تشریف لائیں۔ ان دنوں ابھی کپورتھلہ میں ریل نہیں آئی تھی۔ حضور نے وعدہ فرمایا کہ ہم ضرور کبھی آئیں گے اس کے بعد جلد ہی حضور بغیر اطلاع دیئے ایک دن کپورتھلہ تشریف لے آئے اور یکہ سے اتر کر مسجد فتح والی کپورتھلہ میں تشریف لے گئے۔ حافظ حامد علی صاحب ساتھ تھے۔ مسجد سے حضور نے ملا کو بھیجا۔ کہ منشی اروڑا صاحب یا منشی ظفر احمد صاحب کو ہمارے آنے کی اطلاع کرو۔ میں اور منشی اروڑا صاحب کچہری میں تھے ملا نے آ کر اطلاع دی کہ مرزا صاحب مسجد میں تشریف فرما ہیں اور انہوں نے بھیجا ہے کہ اطلاع کر دو۔ منشی اروڑا صاحب نے بڑی تعجب انگیز ناراضگی کے لہجہ میں پنجابی میں کہا۔ ''دیکھو تاں تیری مسیت وچ آ کے میرزا صاحب نے ٹھہرنا سی۔'' میں نے کہا چل کر دیکھنا تو چاہئے۔ پھر منشی صاحب جلدی سے ''صافہ (پگڑی) باندھ کر میرے ساتھ چل پڑے۔ مسجد میں جا کر دیکھا کہ حضور فرش پر لیٹے ہوئے تھے۔ اور حافظ حامد علی صاحب پاؤں دبا رہے تھے اور پاس ایک پیالہ اور چمچہ رکھا تھا۔ جس سے معلوم ہوا کہ شاید آپ نے دودھ ڈبل روٹی کھائی تھی۔ منشی اروڑا صاحب نے عرض کی کہ حضور نے اس طرح تشریف لانا تھا۔ تو ہمیں اطلاع فرماتے ہم کرتار پور اسٹیشن پر حاضر ہوتے۔ حضور نے جواب دیا۔ اطلاع دینے کی کیا ضرورت تھی ہم نے اپنا وعدہ پورا کرنا تھا سو کر لیا''۔

حضور کی سادہ طبیعت کا ایک اور واقعہ حضرت منشی ظفر احمد صاحب کی زبانی سنیئے۔ فرماتے ہیں۔

''ایک دفعہ لدھیانہ میں آپ سیر کو تشریف لے جا رہے تھے۔ پیر میں جو جوتا تھا۔ اس کو پیوند لگے ہوئے تھے۔ اور بدزیب معلوم ہوتا تھا میں آپ کی ہمراہی سے ہٹ کر ایک دکان پر گیا۔ اور آپ کے پیر کا بہت سبک جوتا خرید کر لے آیا۔ آپ مجھے سیر سے واپسی پر ملے۔ میں جوتا لئے ساتھ چلا آیا۔ اور مکان پر پیش کیا کہ حضور وہ جوتا برا لگتا ہے آپ نے جزاکم اللہ فرما کر نیا جوتا رکھ لیا۔ اور پہن کر بھی دیکھا تو بہت ٹھیک تھا۔ اگلے دن جب حضور سیر کو تشریف لے گئے تو وہ پرانا جوتا گٹھا ہوا پہنے ہوئے تھا۔ میں نے عرض کیا کہ حضور نے تو پھر وہی پرانا جوتا پہن لیا۔ آپ نے فرمایا۔ مجھے اس میں آرام معلوم ہوتا ہے اور اس سے پیر کو موافقت ہوگئی ہے۔

(روایات ظفر۔ رفقاء احمد جلد 4)

حضرت مسیح موعود اپنا کام خود کرتے تھے اور ایسا کرنے میں کوئی عار محسوس نہیں کرتے تھے۔ اس بارہ میں حضرت منشی ظفر احمد صاحب فرماتے ہیں ایک دفعہ حضور دہلی سے واپسی پر امرتسر اترے۔ حضرت اماں جان بھی ساتھ تھیں۔ حضور نے ایک صاحبزادے کو جو غالباً میاں بشیر احمد صاحب تھے۔ گود میں لیا۔ اور ایک وزنی بیگ دوسری بغل میں لیا۔ میں نے عرض کیا حضور یہ بیگ مجھے دے دیں۔ فرمایا نہیں۔ ایک دو دفعہ میرے کہنے پر حضور نے یہی فرمایا۔ ہم چل پڑے اتنے میں دو نگین نوجوان انگریز جو اسٹیشن پر تھے۔ انہوں نے مجھ سے کہا کہ حضور سے کہوں کہ ذرا ٹھہر جائیں چنانچہ میں نے عرض کیا کہ حضور یہ چاہتے ہیں کہ حضور ذرا کھڑے ہو جائیں حضور کھڑے ہو گئے اور انہوں نے اسی حالت میں حضور کا فوٹو لے لیا۔

(روایات ظفر 46)

حضرت مسیح موعود کی نشست و برخواست کس قدر

سادہ اور دلکش تھی۔ اس پر روشنی ڈالتے ہوئے حضرت منشی ظفر احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں "جب آتھم کو پیشگوئی سنائی گئی تو اس کا رنگ بالکل زرد ہو گیا۔ اور دانتوں میں زبان دے کر گردن ہلا کر کہنے لگا میں نے حضرت محمد صاحب کو دجال نہیں کہا۔ حالانکہ اس نے اپنی کتاب "اندرونہ بائبل" میں یہ لفظ لکھا تھا۔ پھر آتھم اٹھا۔ اور گر پڑا۔ حالانکہ وہ بہت قوی آدمی تھا۔ پھر دو عیسائیوں نے اس کی بغلوں میں ہاتھ دے کر اسے اٹھایا ایک شخص جگن ناتھ عیسائی تھا۔ وہ مجھ سے اکثر باتیں کیا کرتا تھا میں نے اسے کہا کہ یہ کیا ہو گیا وہ کہنے لگا۔ آتھم بے ایمان ہو گیا ہے اور ڈر گیا ہے پھر ہم جب اپنی جگہ واپس آئے (غالباً کریم بخش ایک رئیس کی کوٹھی پر ہم ٹھہرے ہوئے تھے) تو کرنل الطاف علی خان صاحب ہمارے ساتھ ہو لئے اور انہوں نے مجھ سے کہا کہ میں حضرت صاحب سے تخلیہ میں ملنا چاہتا ہوں۔ کرنل صاحب کوٹ پتلون پہنے داڑھی مونچھ منڈوائے ہوئے تھے۔ میں نے کہا۔ تم اندر چلے جاؤ۔ باہر سے ہم کسی کو اندر نہیں جانے دیں گے۔ پوچھنے کی کچھ ضرورت نہیں۔ چنانچہ کرنل صاحب اندر چلے گئے اور آدھ گھنٹہ کے قریب حضرت صاحب کے پاس تخلیہ میں رہے۔ کرنل صاحب جب باہر آئے تو چشم پُر آب تھے۔ میں نے ان سے پوچھا کہ آپ نے کیا باتیں کیں۔ جو ایسی حالت ہے وہ کہنے لگے جب میں اندر گیا تو حضرت صاحب اپنے خیال میں بوریے پر بیٹھے تھے لیکن بوریے پر حضور کا صرف گھٹنا ہی تھا باقی زمین پر بیٹھے تھے۔" میں نے کہا۔ حضور زمین پر بیٹھے ہیں تو حضور نے یہ سمجھا کہ غالباً میں (یعنی کرنل صاحب) بوریے پر بیٹھنا پسند نہیں کرتا۔ اس لئے حضور نے اپنا صافہ بوریے پر بچھا دیا اور فرمایا آپ یہاں بیٹھیں۔ یہ حالت دیکھ کر میرے آنسو نکل پڑے اور میں نے عرض کی کہ اگرچہ میں ولایت میں بپتسمہ لے چکا ہوں۔ مگر اتنا بھی بے ایمان نہیں ہوں کہ حضور کے صافے پر بیٹھ جاؤں۔ حضور فرمانے لگے کچھ مضائقہ نہیں آپ بلا تکلف بیٹھ جائیں میں صافے کو ہاتھ سے ہٹا کر بوریے پر بیٹھ گیا اور میں نے اپنا حال سنانا شروع کیا۔ کہ میں شراب پیتا ہوں اور دیگر گناہ بھی کرتا ہوں۔ لیکن میں آپ کے سامنے اس وقت عیسائیت سے توبہ کر کے احمدی ہوتا ہوں۔ مگر جو عیوب مجھے لگ گئے ہیں۔ ان کو چھوڑنا مشکل معلوم ہوتا ہے۔ حضور نے فرمایا۔ استغفار پڑھا کرو اور پنجگانہ نماز پڑھنے کی عادت ڈالو۔

جب تک میں حضور کے پاس بیٹھا رہا میری حالت دگرگوں ہوتی رہی۔ اور میں روتا رہا اور اسی حالت میں اقرار کر کے کہ میں استغفار اور نماز ضرور پڑھوں گا آپ کی اجازت لے کر آ گیا وہ اثر میرے دل پر اب تک ہے"...... (روایات ظفر 28)

آج مغربی دنیا کے اثر کے نیچے لوگ اپنا صبر و قرار اور اطمینان اس لئے کھو رہے ہیں۔ اور دن بدن ذہنی بے چینی اور ڈپریشن کا شکار ہو رہے ہیں کہ انہوں نے اپنی

باقی صفحہ 8 پر

الیاس احمد وقار صاحب

حفاظت رسول صلی اللہ علیہ وسلم۔ آپؐ کی سچائی کی دلیل ہے

اگر ہم آنحضرت ﷺ کی کتاب زندگی کو ورق ورق پڑھیں تو ہمیں جا بجا صداقت کے موتی بکھرے نظر آتے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے خود گواہی دی کہ یہ میرا بندہ اپنے منہ سے جو بات بھی نکالتا ہے وہ اس کی نہیں بلکہ میری ہے۔

انہیں باتوں میں سے ایک بات ہمارے ہادی و مرشد، آقا و مطاع حضرت محمد ﷺ نے یہ فرمائی کہ اے لوگو! تم اگر میری سچائی کی دلیل تلاش کرتے ہو تو سن رکھو خدا مجھ سے وعدہ کرتا ہے کہ اے محمد (ﷺ) جب بھی لوگ تجھے شر پہنچانا چاہیں گے تو یاد رکھ میں تیری حفاظت کروں گا۔

آیئے ذرا دیکھیں کہ کس طرح اللہ اپنے بندے کی حفاظت کرتا رہا اور لوگوں پر بار بار اور نت نئے نشان صداقت ظاہر ہوتے رہے۔

ابھی آنحضرتؐ کی پیدائش بھی نہ ہوئی تھی کہ ابرھہ خانہ کعبہ کو مسمار کرنے کا زعم لے کر مکہ آ پہنچا۔ اس واقعہ سے علم ہوتا ہے کہ آنحضرتؐ کی حفاظت کی بنا تو اللہ نے بہت پہلے ہی ڈال دی تھی اور خانہ کعبہ کی حفاظت دراصل آنحضرتؐ کی حفاظت تھی۔ اس ضمن میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں:۔

"اس (اللہ) نے یہ فعل محض محمدؐ کی خاطر کیا۔ پس اس سورۃ (الفیل) میں محمدؐ کے بچانے کا خصوصیت سے ذکر ہے...... اس واقعہ سے خانہ کعبہ کو بچانا اتنا مطلوب نہ تھا جتنا (اے محمدؐ) تیری ذات کو بچانا مقصود تھا۔ اگر خانہ کعبہ کو بچانا اس واقعہ کا اصل مقصود ہوتا تو یوں فرماتا الم تر کیف فعل رب الکعبۃ۔

(تفسیر سورۃ الفیل)

جب آنحضرت ﷺ نے لوگوں کو خدائے واحد کی طرف بلانا شروع کیا تو مشرکین مکہ کے دل ناحق دشمنی میں بھڑک اٹھے چنانچہ ایک مرتبہ جب آپؐ خانہ خدا میں سجدہ ریز تھے تو ابوجہل ایک بڑا پتھر لے آیا کہ میں آج سر کچل دوں گا مگر جب آگے بڑھا تو ایک لمبے دانتوں والا مست اونٹ کھڑا پایا۔ ابوجہل اس سے ہیبت زدہ ہو گیا۔ رنگ اڑ گیا اور چہرہ سیاہ پڑ گیا۔ دونوں ہاتھ پتھر پر ہی شل ہو گئے۔ جب آپؐ سے اس کا ذکر کیا گیا تو آپؐ نے فرمایا میرے اللہ نے میری حفاظت کے لئے جبرائیل کو بھیجا تھا۔

جب ہم آنحضرتؐ کی زندگی کا مطالعہ کرتے ہیں تو ایک عجیب منظر ہماری آنکھوں کے سامنے گھومنے لگتا ہے کہ وہ خدا جس نے وعدہ کیا اسی کے گھر (خانہ کعبہ) میں بیٹھ کر یہ تدابیر سوچی جا رہی ہیں کہ اب محمدؐ کا وجود (نعوذ باللہ) ناقابل برداشت ہو چکا ہے۔ اس نے ہمارے بتوں کی مذمت میں حد کر دی ہے۔ اتنے میں ایک شخص اٹھتا ہے اور جوش میں آ کر اپنی تلوار نکال لیتا ہے کہ یہ تلوار اسی صورت میں میان میں جائے گی کہ جب میں اسے محمدؐ کے خون سے رنگ لوں گا چنانچہ وہ شخص غرور و تکبر سے تنی گردن لئے اور دل میں دشمنی کی آگ لئے نکلتا ہے مگر جب دربار رسالت میں پہنچا تو وہی غرور و تکبر سے تنی گردن فرمانبرداری کی خاطر جھک جاتی ہے اور دشمنی کی آگ میں جلتا دل محبت کے بے کنار سمندر کی طرح موجیں مارنے لگتا ہے۔ گویا اس طرح بار ثبوت خود ہی اٹھا لیا کہ واقعۃً حفاظت کرنے والا اللہ ہے اور اب میں بھی اسی اللہ پر ایمان لاتا ہوں پھر وہی شخص عمر سے حضرت عمرؓ کے عظیم الشان درجہ پر پہنچ گیا۔

ہجرت مدینہ کو فراموش کرنا ہمارے بس میں نہیں کیونکہ اس واقعہ میں اللہ تعالیٰ نے جگہ جگہ صداقت کے رنگ بھر دیئے ہیں۔ آپ کا تمام کفار مکہ کے گھیرے سے بااطمینان نکل جانا کس بات کی گواہی دیتا ہے؟ کس طرح آپ دشمنوں کے سروں پہ خاک ڈالتے اپنی صداقت پر مہر نصب کرتے ہوئے وہاں سے نکلے۔ جب دشمن غار ثور تک پہنچ گیا اور کھوج لگانے والے نے یہاں تک کہہ دیا کہ یا محمد اس غار میں ہے یا آسمان پر چڑھ گیا ہے۔ اس وقت حضرت ابوبکرؓ نے فکرمندی اور بے چینی محسوس کی تو آپؐ نے فرمایا اے ابوبکر! غم نہ کر، وہ وعدہ کرنے والا اللہ اس وقت بھی ہمارے ساتھ ہے۔ سراقہ جو 100 اونٹ کی خاطر آپ کا سر لینے نکلا تھا مگر یہ کہنے پہ مجبور ہو گیا کہ مجھے پناہ دو، مجھے امن دو۔ اس نے بھی یہ جان لیا کہ اس وقت کوئی ذات موجود ہے جو ان کی حفاظت کر رہی ہے اور مجھے مسلسل ناکامی کا منہ دیکھنا پڑ رہا ہے۔

کسریٰ شاہ فارس کے بد انجام سے تو بچہ بچہ باخبر ہے۔ جب اس بدبخت نے حضورؐ کا نامہ مبارک چاک کر دیا اور آپؐ کے پیغامبر حضرت عبداللہؓ بن حذافہ کو شہید کر دیا اور اس غرض سے سپاہی روانہ کئے کہ آپ کو پابند سلاسل کرلائیں مگر اللہ اپنے بندے کی صداقت کا مزید نشان ظاہر کرنے اور اپنا وعدہ پورا کرنے حاضر ہوا۔ ایک معجزانہ طریق سے آپ کی صداقت ظاہر کی چنانچہ اس کی اس معجزانہ ہلاکت کے باعث بہت سے لوگوں کو اس نبی برحق کو ماننے کی توفیق ملی۔ اس سلسلہ میں حضرت مسیح موعود اپنی کتاب نور القرآن میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"...... مگر ایک خبیث اور پلید دل بادشاہ کسریٰ ایران کے فرمانروا نے غصہ میں آپ کے پکڑنے کے لئے سپاہی بھیج دیئے۔ وہ شام کے قریب پہنچے اور کہا ہمیں گرفتاری کا حکم ہے۔ آپ نے اس بیہودہ بات سے اعراض کر کے فرمایا تم اسلام لے آؤ۔ اس وقت آپ صرف دو چار اصحاب کے ساتھ مسجد میں بیٹھے تھے مگر ربانی رعب سے وہ دونوں بید کی طرح کانپ رہے تھے۔ آخر انہوں نے کہا ہمارے خداوند کے حکم یعنی گرفتاری کی نسبت جناب عالی کا کیا جواب ہے کہ جواب ہی لے جائیں۔ حضرت نبی اللہ نے فرمایا اس کا جواب تمہیں کل ملے گا۔ صبح وہ حاضر ہوئے تو آنجناب نے فرمایا وہ جسے تم خداوند، خداوند کہتے ہو وہ خداوند نہیں۔ خداوند وہ ہے جس پر موت اور فنا طاری نہیں ہوتی مگر تمہارا خداوند آج رات کو مارا گیا۔ میرے سچے خداوند نے اس کے بیٹے شیرویہ کو اس پر مسلط کر دیا۔ سو وہ آج رات اس کے ہاتھ سے قتل ہو گیا اور یہی جواب ہے۔ یہ بڑا معجزہ تھا اس کو دیکھ کر اس ملک کے ہزارہا لوگ ایمان لائے"۔

ایک اور واقعہ حفاظت خداوندی کا وہ ہے جب آپ ایک درخت تلے آرام فرما رہے تھے کہ ایک اجنبی نے آپ کی تلوار آپ پر ہی سونت لی اور جگا کر پوچھا بتاؤ اب تمہیں میرے ہاتھ سے کون بچائے گا تو آپؐ نے خوب اطمینان سے جواب دیا میرا اللہ۔ اتنا کہنا تھا کہ اس کے ہاتھ سے تلوار گر گئی اور اس پر عجیب کیفیت طاری ہو گئی۔

یہ تو آنحضرتؐ کی صداقت کے چند موتی ہیں جو ہم نے چنے ابھی تو اور کئی نشانات ہیں کبھی بکری کی بھنی ران میں زہر دینے کی کوشش ناکام ہوئی تو کبھی دیوار سے پتھر گرا کر مارنے کی کوشش کو برباد کیا گیا، کبھی شیبہ بن عثمان کے قتل کے منصوبے کو خاک میں ملایا اور کبھی عامر بن صعصعہ اور اربد کو طاعون اور بجلی کے عذاب میں ڈال کر آنحضرتؐ کی سچائی کے نشان ظاہر ہوئے۔

ہر نبی کی اصل زندگی اس کی روحانی زندگی ہوتی ہے۔ اس کی تعلیمات کی زندگی اس کی زندگی ہوتی ہے۔ آنحضرتؐ کی اس زندگی پر بھی ایک دور آیا کہ دجالیت چار سو پھیل گئی اور یہ خیال کیا جانے لگا کہ اب ہم محمدؐ کو اس روحانی زندگی سے بھی محروم کر دیں گے مگر یہ لوگ بھول چکے تھے کہ محمدؐ کے اللہ نے اس سے دونوں زندگیوں کی حفاظت کا وعدہ کیا ہے اور یہ کہہ چکا ہے کہ اے محمد تجھے یہ روحانی زندگی عطا کرنے والے ہم ہیں اور جب بھی تیری اس زندگی پر حملہ ہو گا اور تو سورج ہوتے ہوئے ڈھانپ دیا جائے گا ہر طرف روحانیت پر اندھیرا پھیلتا چلا جائے گا اور رات اپنی تمام تر تاریکیوں کو لے کر چار سو پھیل جائے گی اس وقت انا لہ لحافظون کہ ہم ہی تیری اس زندگی کی حفاظت کریں گے۔ بلکہ اس وقت تیرا رب تجھے اپنے وعدے کے مطابق ایک نئی زندگی عطا کرے گا اور وہ نئی زندگی والقمر اذا تلھا کے ذریعہ ہو گی۔

ماخوذ

سورج کے گرد 30 سال میں ایک چکر مکمل کرنے والا

زحل سیارہ اور اس کی تسخیر

بنیادی طور پر ستارے ان اجسام کو کہا جاتا ہے جو اپنی روشنی خود پیدا کرتے ہیں، مثلاً سورج، ہماری کائنات میں سورج سے کئی گنا بڑے سورج موجود ہیں۔ وہ اجسام جو دوسروں کی روشنی میں چمکتے ہیں "سیارے" کہلاتے ہیں۔ ہماری زمین بھی ایک سیارہ ہے۔ ہم جس نظام میں رہتے ہیں اسے نظام شمسی کہتے ہیں، سورج اس نظام کا سربراہ ہے۔ زمین سمیت کل نو سیارے اس کے گرد گردش کرتے ہیں۔ عطارد اور زہرہ کے بعد زمین سورج سے بہ لحاظ فاصلہ تیسرے نمبر پر ہے۔ تاحال ہماری زمین کے سوا کہیں زندگی کے آثار نہیں ملے ہیں۔ آجکل یہ کوشش ہو رہی ہے کہ بقیہ سیاروں پر اگر کسی زمانے میں، کسی بھی قسم کی زندگی کے آثار ہوں تو انہیں دریافت کیا جائے۔ یہی وجہ ہے کہ زندگی کی تلاش کے لئے دو خلائی جہاز اسپرٹ (Spirit) اور اپر چونٹی (Opportunity) اس سال ماہ جنوری میں ہمارے قریبی سیارے مریخ کی سطح پر اترے۔ ان کی بدولت آئے دن نئی نئی خبریں سننے کو ملتی ہیں لیکن اب تک نہیں معلوم ہو سکا کہ پانی، جو زندگی کا منبع تصور کیا جاتا ہے۔ اب بھی مریخ پر موجود ہے یا نہیں۔ ممکن ہے مریخ کی سطح کی گہرائی میں پانی موجود ہو یہ تو آنے والا وقت ہی بتائے گا۔ ایک مشن سیارہ زحل کی تسخیر کا ہے۔ یہ سیارہ مشتری کے بعد واقع ہے۔ اس کی انفرادیت اس کے حلقے ہیں جو اس کے گرد موجود ہیں۔

اس کا سورج کے گرد ایک چکر تقریباً 30 سال میں تکمیل پاتا ہے۔ گلیلیو نے سب سے پہلے 1610ء میں اسے دریافت کیا، مگر وہ اس کے گرد حلقوں کے بارے میں کچھ نہ بتا سکا۔ اس کی دوربین اسے حلقوں کا راز نہ سمجھا سکی۔ یہ راز راز ہی رہا، جب تک پائنیر دوم 1979ء میں اس کے قریب سے نہ گزرا۔ ہزاروں تصویریں کھینچی گئیں۔ کئی قوانین ونظریات تبدیل کئے گئے۔ باقی کسر وائیجر اول اور دوم نے پوری کر دی، اب ہم زحل کے بارے میں بہت کچھ جانتے ہیں۔ مثلاً اس کی کمیت اور حجم زمین سے کہیں زیادہ ہے۔ وہاں چھہتر فی صد ہائیڈروجن اور چوبیس اعشاریہ ننانوے فیصد ہیلیم گیس ہے، جبکہ انتہائی کم مقدار میں امونیا، میتھین اور پانی وغیرہ موجود ہے۔ اس کی کثافت اضافی اعشاریہ سات ہے جو پانی سے کم ہے، یعنی اگر ہم اتنا وسیع سمندر لا سکیں جس میں زحل کو ڈبویا جا سکے تو وہ ڈوبے گا نہیں بلکہ پانی کی سطح پر تیرنے لگے گا، ہے ناں عجیب بات......

زحل کے اکتیس چھوٹے بڑے چاند ہیں، جن میں سے ایک تو چند ماہ قبل ہی دریافت ہوا ہے اور ابھی اس کا نام بھی نہیں رکھا گیا ہے۔ ارے کہیں آپ اکتیس چاندوں کے تصور سے پریشان تو نہیں ہو گئے؟ اگر ایسا ہے تو سنیئے، اس کے قریبی سیارے مشتری کے باسٹھ چاند ہیں۔ باسٹھواں چاند جنوری 2004ء میں دریافت ہوا ہے۔

زحل کے سب سے بڑے چاند ٹائی ٹین (Titan) پر پائے جانے والے نامیاتی مرکبات، جن کے بارے میں نظریہ ہے کہ وہ زمین پر زندگی کی پیدائش کا سبب بنے ہیں، وہاں وافر مقدار میں ہیں۔ خصوصاً سادہ ہائیڈروکاربنز وغیرہ۔ یہ چاند، نظام شمسی میں نیپچون کے چاند ٹرائی ٹون (Triton) سے ان معنی میں مماثل ہے کہ وہاں بھی ٹائی ٹین کی طرح اپنا کرہ ہے۔ یعنی ان کی سطح سے کچھ اوپر گیسوں نے پورے چاند کو گھیر رکھا ہے۔ جیسا کہ ہماری زمین پر بھی ہے، یہ دونوں نظام شمسی کے واحد چاند ہیں جن کے اپنے کرے ہیں۔

دوسری اہم ترین خصوصیت زحل کے حلقے ہیں جو دراصل مختلف قسم کے پتھروں کے ٹکڑے ہیں جن کا سائز چند سینٹی میٹر سے لے کر کچھ کلومیٹر تک ہے۔ وہ سب اپنے اپنے مدار میں زحل کے گرد آزادانہ گھوم رہے ہیں۔ ان کی گردش سے یہ خوبصورت حلقے وجود میں آئے ہیں۔ جب آپ مریخ سے آگے مشتری کی طرف بڑھتے ہیں تو آپ کو لاتعداد چھوٹے بڑے پتھر خلا میں تیرتے نظر آتے ہیں۔ یہ سلسلہ مشتری تک ہی نہیں بلکہ زحل کے قریب بھی دکھائی دیتا ہے لیکن یہاں تعداد وہ نہیں ہوتی جو پہلے تھی۔ یہ وہی ٹکڑے ہیں جن کے کچھ ساتھیوں نے زحل کو گھیرا ہوا ہے۔

حقیقت چاہے زندگی کے راز پانے کی ہو یا حلقوں کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی۔ امریکہ، یورپ اور اٹلی کی خلائی ایجنسیوں نے آپس کے اشتراک سے مشن کا آغاز کیا ہے۔ اب ان کے ساتھ سترہ ممالک کے دوسو ساٹھ سائنس دان زحل کے راز جاننے کے لئے مصروف عمل ہیں۔

15/اکتوبر 1997ء کو فلوریڈا (امریکا) کے خلائی مرکز سے ایک خلائی جہاز روانہ کیا گیا جس نے پہلے سیارہ زہرہ کے بارے میں کچھ مفید معلومات فراہم کیں۔ وہ 30 دسمبر 2000ء کو ہمارے نظام شمسی کے سب سے بڑے سیارے ٹارگٹ کی طرف روانہ ہوا۔ کیسینی خلائی جہاز زحل تک نصف سے زائد فاصلہ طے کر چکا ہے۔ گو کہ اس سے پہلے پائنیر دوم، وائجر اول و دوم زحل کے قریب سے گزرے تھے، مگر وہ زحل کے مدار میں داخل نہیں ہوئے تھے۔ کیسینی پہلے چھ مہینے زحل کے گردو پیش کے رازوں سے پردہ اٹھائے گا، پھر خود سے منسلک ایک چھوٹے خلائی جہاز ہائی جنز کو ٹائی ٹین کی سطح پر تحقیق کیلئے اتار دے گا۔

کچھ عرصہ میں کیسینی زحل کے چاندوں کی تصاویر ارسال کرنا شروع کر دے گا، کیونکہ اس کا سامنا سب سے پہلے چاندوں سے ہی پڑے گا۔ جیسے جیسے وقت گزرتا جائے گا، اس عمل میں تیزی آنی شروع ہو جائے گی۔ ممکن ہے یہ سال اپنے اختتام کو کیسینی کی بدولت زندگی کی ابتداء کے بارے میں اہم معلومات دیتا جائے۔

(جنگ سنڈے میگزین 9 مئی 2004ء)

تبصرہ کتب

انگریزی زبان میں ایک اہم کتاب

دعوت الی اللہ کے میدان میں ایمان افروز واقعات

ازقلم: محترم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب
امام بیت الفضل لندن
انگریزی میں ترجمہ: مکرم رشید احمد چیذ صاحب
شائع کردہ: مجلس انصار اللہ امریکہ
صفحات: 83

دعوت الی اللہ ایک مقدس فریضہ ہی نہیں ہے بلکہ یہ آج کے دور کی اہم ضرورت بھی ہے۔ دنیا کی مختلف اقوام تک خدا تعالیٰ کا پیغام پہنچانا اور ان کو دلائل سے قائل کر کے دین حق کی چھتری تلے اکٹھا کرنا ہم سب کا فرض ہے۔ دعوت الی اللہ کا یہ سلسلہ اس وقت سے قائم ہے، جب سے خدا تعالیٰ نے اپنے برگزیدہ بندوں کو دنیا کی اصلاح کے لئے بھیجنا شروع کیا تھا۔ انہوں نے مختلف ذرائع اختیار کر کے بھٹکی ہوئی انسانیت کو ایک خدا کی طرف مائل کیا۔

جماعت احمدیہ میں دعوت الی اللہ کا نظام پختہ بنیادوں پر قائم ہے۔ ہر چھوٹا، بڑا، مرد اور عورت اس میں اپنی بساط کے مطابق حصہ لیتا ہے اور مقدور بھر کوشش کے ذریعے خدمت دین بجالاتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی غیر معمولی تائید ونصرت ہمیشہ داعیان الی اللہ کے شامل حال رہتی ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی اس تائید کے نظارے ہمیں آج بھی نظر آتے ہیں۔ تاریخ احمدیت کے صفحات میں ان واقعات کی جھلک نمایاں طور پر موجود ہے۔ محترم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب امام بیت الفضل لندن نے جلسہ سالانہ برطانیہ 1991ء کے موقع پر دعوت الی اللہ کے میدان میں تائید الٰہی کے ایمان افروز واقعات کے عنوان پر ایک تحقیقی خطاب کیا۔ جس کو مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی نے مولانا موصوف سے ہی نظر ثانی اور بعض اضافے کروا کے جون 1993ء میں شائع کیا۔ اب جون 2004ء میں مجلس انصار اللہ امریکہ نے اس قیمتی دستاویز کا انگریزی میں ترجمہ شائع کر کے انگریزی دان احباب کے لئے بھی ان ایمان افروز واقعات کو سمجھنے میں آسان اور قابل تقلید بنا دیا ہے۔ اس کا انگریزی ترجمہ مکرم رشید احمد چیذ صاحب نے کیا ہے۔

اس اہم کتابچے کے آغاز میں انبیاء کرام اور ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی دعوت الی اللہ کا غیر معمولی نقشہ کھینچا گیا ہے۔ پھر ان واقعات کا ذکر ہے جو داعیان الی اللہ کی زندگیوں میں پیش آئے۔ ان داعیان الی اللہ میں رفقاء حضرت مسیح موعود، بزرگان اور دیگر احباب جماعت شامل ہیں۔ ان واقعات کو پڑھ کر یہ معلوم ہوتا ہے کہ میدان دعوت الی اللہ میں اللہ تعالیٰ کی تائید ونصرت کے جلووں کی کوئی انتہا نہیں، نئے سے نئے انداز میں خدائی نصرت دستگیری کرتی اور اس راہ کی ہر مشکل کو آسان بناتی چلی جاتی ہے۔ ان واقعات کے ذریعہ ہمیں جہاں ایمانوں کو تقویت اور دعوت الی اللہ کا جذبہ پیدا ہوتا ہے وہاں دعوت الی اللہ سے متعلق بعض علمی مسائل کے حل، دعوت الی اللہ کرنے کے طریقے اور ایسے نکات ملتے ہیں جو بلاشبہ علم میں اضافہ کا اہم ذریعہ ہیں۔ اس کتاب میں مصنف کی طرف سے احباب جماعت کو ایک تحریک کی گئی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ انہی واقعات کی طرح اگر کسی کے پاس مکمل حوالہ کے ساتھ کوئی اور ایمان افروز واقعہ ہو تو ارسال کریں۔

اس کتاب میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے بیان فرمودہ دعوت الی اللہ کے دس طریق اور اسی

باقی صفحہ 8 پر

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاری ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز. ربوہ

مسل نمبر 37513 میں Munawar Laeeq زوجہ Muhammad Laeeq پیشہ خانہ داری عمر 66 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن U.K بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 2-12-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیورات وزنی 10 تولے مالیتی -/800 پونڈ سٹرلنگ۔ 2۔ حق مہر وصول شدہ -/3000 روپے پاکستانی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 پونڈ ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ منور لئیق گواہ شد نمبر 1 Muhammad Afzal S/O Muhammad Laeeq U.K گواہ شد نمبر 2 Naseem Ahmad Bajwa U.K

مسل نمبر 37514 میں Mohammad Afzal ولد Mohammad Laeeq قوم...... پیشہ Medical Sales representative عمر 36 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن U.K بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 2-12-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان واقع لندن کا نصف حصہ کل قیمت مکان -/160000 پاؤنڈ۔ (Mortgage of house پاؤنڈ -/90000) اس وقت مجھے مبلغ -/1096 پاؤنڈ ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد افضل گواہ شد نمبر 1 نسیم احمد باجوہ ولد محمد شریف باجوہ U.K گواہ شد نمبر 2 محمد لئیق ولد محمد رفیق U.K

مسل نمبر 37515 میں Muhammad Akram ولد محمد لئیق پیشہ میڈیکل سیلز ریپریزینٹیو عمر 33 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن U.K بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 9-1-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ مکان واقع لندن کا نصف حصہ کل قیمت مکان -/160000 پاؤنڈ۔ (-/90000 پاؤنڈ Mortgage) 2۔ جمع شدہ رقم -/2000 پاؤنڈ۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1362 پاؤنڈ ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد اکرم گواہ شد نمبر 1 نسیم احمد باجوہ ولد محمد شریف باجوہ U.K گواہ شد نمبر 2 انور احمد کاہلوں ولد چوہدری بشیر احمد U.K

مسل نمبر 37516 میں بشریٰ اکرم زوجہ محمد اکرم پیشہ خانہ داری عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن U.K بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 10-1-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیورات وزنی 30 تولے مالیتی -/2400 پونڈ سٹرلنگ۔ 2۔ حق مہر -/5000 پونڈ سٹرلنگ۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 پونڈ ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ بشریٰ اکرم گواہ شد نمبر 1 نسیم احمد باجوہ ولد چوہدری محمد شریف باجوہ U.K گواہ شد نمبر 2 انور احمد کاہلوں ولد چوہدری بشیر احمد U.K

مسل نمبر 37517 میں ثمرہ سلیم زوجہ سلیم الدین شاہد قوم جنجوعہ پیشہ خانہ داری عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سویڈن بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 28-2-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیورات وزنی 82 گرام مالیتی -/57400 روپے پاکستانی۔ 2۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/50000 روپے (پاکستانی) اس وقت مجھے مبلغ -/1900 سویڈش کرون ماہوار بصورت بچوں کا ماہوار الاؤنس حکومت سویڈن کی طرف سے مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ ثمرہ سلیم گواہ شد نمبر 1 محمود احمد شمس وصیت نمبر 19297 گواہ شد نمبر 2 آغا یحییٰ خان وصیت نمبر 26600

مسل نمبر 37518 میں Mr.Darwin ولد Mr.Ismail پیشہ پرائیویٹ ملازمت عمر 53 سال بیعت 9-6-1991 ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 9-8-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/660000 روپے ماہوار بصورت arning مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Mr.Darwin گواہ شد نمبر 1 Ano Suparno وصیت نمبر 31085 گواہ شد نمبر 2 Dibdin Mujahidin وصیت نمبر 33368

مسل نمبر 37519 میں Mrs.Nasimah زوجہ Mr.Ahmad Ali پیشہ خانہ داری عمر 32 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 10-8-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر 2 گرام سونا مالیتی -/180000 روپے۔ 2-Ornament 3 grams of Gold valuing -RP270000/ 3۔ دو عدد سلائی مشین مالیتی -/300000 روپے۔ 4۔ One lobras Machine مالیتی -/250000 روپے۔ 5۔ A Brazier مالیتی -/300000 روپے۔ 6۔ An Oven مالیتی -/200000 روپے۔ کل مالیتی جائیداد -/1500000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/50000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ Mrs. Nasimah گواہ شد نمبر 1 Ano Supar no وصیت نمبر 31085 گواہ شد نمبر 2 Ahmad Ali وصیت نمبر 31083

مسل نمبر 37520 میں Mrs. Hera Jawatun Nissa W/O Mr. Nurudin Ahmad پیشہ خانہ داری عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Perumnas ضلع Ciber Kenlana انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 10-8-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر 34 گرام طلائی زیورات مالیتی -/2400000 روپے۔ 2۔ ٹی وی سیٹ مالیتی -/500000 روپے۔ 3۔ ریفریجریٹر -/250000 روپے۔ 4۔ واشنگ مشین -/250000 روپے۔ 5۔ فرنیچر مالیتی -/2000000 روپے۔ 6۔ Stope مالیتی -/150000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ Mrs. Hera Jawatun انڈونیشیا گواہ شد نمبر 1 Ane, Supame وصیت نمبر 31085 گواہ شد نمبر 2 Din Din Mujahidin وصیت نمبر 33368

مسل نمبر 37521 میں Mrs. Indriati Putri W/O Mr Dindin Mujahidin پیشہ خانہ داری عمر 37 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 10-8-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان

ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر طلائی زیورات ایک گرام مالیتی -/90000 روپے۔ 2۔ طلائی زیورات وزنی 5 گرام مالیتی -/350000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/60000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ Mrs.Indriati Putri انڈونیشیا گواہ شد نمبر 1 Dindin Mujahidin وصیت نمبر 33368 گواہ شد نمبر 2 Ane Suparne وصیت نمبر 31085

مسل نمبر 37522 میں Mr.Ahmad Sukarja S/O Sukarja Banen پیشہ تجارت عمر 49 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 17-5-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ ایک مکان برقبہ 55 مربع میٹر مالیتی -/70000000 روپے۔ 2۔ ایک مکان برقبہ 560 مربع میٹر مالیتی -/60000000 روپے۔ 3۔ زمین برقبہ 1000 مربع میٹر مالیتی -/25000000 روپے۔ 4۔ کار ٹیوٹا ماڈل 1981ء مالیتی -/12500000 روپے۔ 5۔ موٹر سائیکل مالیتی -/9000000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000000 روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد احمد Sukarja انڈونیشیا گواہ شد نمبر 1 Abdul Rauf وصیت نمبر 31370 گواہ شد نمبر 2 Abdul Rohim انڈونیشیا

مسل نمبر 37523 میں Mr.Mahfud S/O Mr.Ramli پیشہ گورنمنٹ ملازمت عمر 27 سال بیعت 16-7-1997 ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 8-8-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ٹیپ ریکارڈر مالیتی -/400000 روپے۔ Sony مالیتی -/200000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1600000 روپے ماہوار بصورت گورنمنٹ ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Mr.Mahfud انڈونیشیا گواہ شد نمبر 1 Ano Suparno وصیت نمبر 31085 گواہ شد نمبر 2 Dindin Mujahidin وصیت نمبر 33368

مسل نمبر 37524 میں Ahmad Nuruddin S/O Syafrie Dja`far پیشہ Pntrepreneur عمر 39 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 1-10-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ مکان برقبہ 90 مربع میٹر واقع انڈونیشیا مالیتی -/50000000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/600000 روپے ماہوار بصورت Salary مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Ahmad Nuruddin انڈونیشیا گواہ شد نمبر 1 Basharit وصیت نمبر 24826 گواہ شد نمبر 2 MaanDedySetiady وصیت نمبر 27888

خالی پلاٹوں کی حفاظت

☆ ربوہ کے ماحول میں مضافاتی محلوں میں جن احباب نے پلاٹس خرید کئے ہوئے ہیں اور ابھی مکان تعمیر نہیں کئے۔ ان کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ اپنے خالی پلاٹوں کی حفاظت کیلئے ان پر باضابطہ قبضہ کی صورت پیدا کریں۔ اس کیلئے ضروری ہے کہ رجسٹری اور انتقال کے اندراج کے بعد موقع پر نشاندہی حاصل کر کے کم ازکم چاردیواری تعمیر کریں۔ بغیر قبضہ آپ کا پلاٹ قطعی غیر محفوظ ہے۔ اکثر کالونیاں زرعی اراضی پر بنائی گئی ہیں اور مشترکہ کھاتہ میں باضابطہ نشاندہی اور قبضہ انتہائی ضروری ہوتا ہے۔ یہ امر فوری لائق توجہ ہے اور اس پر عمل درآمد دراصل آپ کے مفاد کا تقاضا ہے۔ اس سلسلہ میں اگر کوئی دقت درپیش ہو تو صدر مضافاتی کمیٹی دفتر صدر عمومی سے رابطہ فرمائیں۔

(صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

معاہدہ سیورز

پہلی جنگ عظیم کے بعد معاہدہ سیورز ترکی اور اتحادیوں کے مابین 10 اگست 1920ء کو طے پایا۔ یہ 13 حصوں اور 433 صفحات پر مشتمل تھا۔ درحقیقت ترکی نے جنگ میں اتحادیوں کے خلاف محوری طاقتوں کا ساتھ دیا تھا۔ اس لئے ان کے ساتھ اسے بھی امن معاہدے کی چکی میں پسنا پڑا۔ معاہدے کی رو سے اتحادیوں کو یہ حق حاصل تھا کہ آبناؤں پر قبضہ کر لیں اور ایشیائی ترکی کے کسی بھی حصے پر قابض ہو جائیں۔ ترکی کے زیر استحقاق علاقے میں ایک نئی عیسائی جمہوریہ آرمینیا کو وجود میں لا کر بین الاقوامی تحفظ میں دیا گیا۔ اس کی حدود کا تعین امریکہ کی مدد سے کیا گیا۔ اس میں مشرقی اناطولیہ، ارض روم، دان جس، ترابزون اور زنجان کے صوبے شامل تھے۔ مشرقی تھریس کا پورا علاقہ اور مغربی تھریس کا کچھ علاقہ یونان کو دیا گیا۔ سمرنا کا ضلع امبروس گیلی پولی اور روڈوسٹا کے جزائر بھی یونان کو دیے گئے۔ جنوبی اناطولیہ، ڈوڈی کانسیس کے جزائر بشمول رہوڈز اٹلی کے سپرد کیے گئے۔ درۂ دانیال اور باسفورس کو بین الاقوامی تحویل میں دیا گیا۔ شام کا انتراب فرانس کو اور میسوپوٹیما (موجودہ عراق)، فلسطین اور مشرق اردن کے انتراب برطانیہ کو دینے کی سفارش کی گئی، جس پر عمل درآمد چند سال بعد معاہدہ لوسین کے تحت ہوا۔ عثمانی سلطنت کے بقیہ عرب صوبوں نے آزادی حاصل کر لی۔ بحیرۂ احمر کے کنارے عرب کی ساحلی پٹی میں، جو مسلمانوں کی نظر میں اس لئے اہمیت رکھتی ہے کہ اس میں مکہ اور مدینہ کے مقدس مقامات ہیں، حجاز کی خود مختار بادشاہت قائم ہوگئی۔ بقیہ عرب میں ترکی کا اقتدار اعلیٰ بس برائے نام تھا اور ان علاقوں میں کئی خود مختار امیر، سلطان، شیخ، شریف اور امام اپنا اپنا حکم چلاتے تھے۔ ترکی کو صرف 50 ہزار فوج رکھنے کی اجازت دی گئی اور لازمی فوجی تربیت ختم کردی گئی۔ اسلحے کی تعداد بھی مقرر کی گئی تھی۔ اتحادیوں کے نمائندوں پر مشتمل دو کمیشن بنائے گئے۔ پہلے کمیشن کا کام ترکی کا بجٹ، عوامی قرضوں، کرنسی، کسٹم، مراعات، بالواسطہ یا بلاواسطہ ٹیکسوں پر کنٹرول اور نگرانی تھا۔ دوسرے کمیشن کے امور میں معاہدات کی شرائط پر پابندی کروانا شامل تھا۔

متعصبانہ رویے اور تذلیل پر مبنی اس معاہدے کے خلاف مسلمانان عالم نے نفرت کا اظہار کیا۔ حتیٰ کہ ترکی کی حکومت بھی احتجاج کئے بغیر نہ رہ سکی، جو اتحادیوں کی توپوں اور بندوقوں کے حصار میں لاچاری کے ساتھ ترک اور اسلامی روایات کو بدنام کر رہی تھی۔ تاہم مصطفیٰ کمال پاشا کو حکومت اور عظمت بخشنے میں یہی معاہدہ کارگر ثابت ہوا جن کی قیادت میں ترکوں نے اس معاہدے کے خلاف مزاحمت کی۔ نام نہاد امن کے ٹھیکے دار سمجھ رہے تھے کہ وہ اپنے مقاصد میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ یہ ان کی خام خیالی تھی۔ درحقیقت ان کے ان اقدامات نے نفرت کی چنگاریوں کو شعلہ بنا دیا تھا۔ جس کے نتائج معاہدے کے چند ماہ بعد ہی ترک۔ یونان جنگ کی شکل میں ظاہر ہوئے۔ اس جنگ میں ترکوں نے روایتی انداز میں مقابلہ کرتے ہوئے یونانیوں کے ہوش ٹھکانے لگا دیئے۔ جب یونانی ترکوں کے مقابلے میں پسپا ہونے لگے تو قوی اندیشہ پیدا ہوا کہ برطانیہ بھی اس جنگ میں کود پڑے گا لیکن برطانوی عوام جنگ میں شامل ہونے کے لئے تیار نہیں تھے۔ مقدمہ کراچی (تحریک خلافت کے سلسلے میں خالق دینا ہال کا مقدمہ 1921ء) کے بعد ہندوستانیوں نے بھی برطانیہ سے صاف صاف کہہ دیا تھا کہ اب ہم جنگ عظیم کی طرح اس جنگ میں ترکوں سے نہیں لڑیں گے۔ ہر طرف سے مایوس ہو کر لائیڈ جارج نے برطانوی نوآبادیات سے اپیل کی کہ وہ یونانیوں کی مدد اور حمایت کریں۔ مگر کہیں سے کوئی خاطر خواہ جواب نہ مل سکا۔ چنانچہ بالکل مایوس ہو کر انگریزوں نے 21 نومبر 1922ء سے لوزین میں امن مذاکرات کی کانفرنسوں کا آغاز کیا، جس کے نتیجے میں 24 جولائی 1923ء کو معاہدہ لوزین ہوا۔

احمد ابن الیاس

آپ اسلامی سپین کے پہلے طبیب تھے جو امیر محمد کے دور حکومت (852-886) میں ہو گزرے ہیں۔

خدا کے فضل سے ترقی کی منازل
گوندل بنکویٹ ہال
سیاب منصور پیلس
بالمقابل بیت المبارک سرگودھا روڈ ربوہ
فون: 04524-212758-212286
☆ گوندل موبائل کیٹرنگ اینڈ فوڈ
☆ گوندل ٹینٹ سروس
پہلا شادی ہال
گولبازار ربوہ فون: 212758
کھانوں اور ریفریشمنٹ کی لامحدود ورائٹی۔ مزیدار ذائقہ

سانحہ ارتحال

مکرم منیر احمد بسمل صاحب نائب ناظر اشاعت صدر انجمن احمدیہ ربوہ لکھتے ہیں۔ خاکسار کے سب سے بڑے بھائی محترم چوہدری بشیر احمد چٹھہ صاحب ابن محترم چوہدری احمد دین چٹھہ صاحب ساکن چک 184/7-R ضلع بہاولنگر مورخہ 6 ستمبر 2004ء کو 76 سال کی عمر میں وفات پا کر اپنے خالق حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے۔ ان کی نماز جنازہ 7 ستمبر کو مقامی احمدیہ قبرستان میں خاکسار نے پڑھائی جس میں ضلع بہاولنگر اور دیگر مقامات کے احباب کرام نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ تدفین کے بعد محترم شیخ کریم الدین صاحب ایڈووکیٹ قائمقام امیر ضلع بہاولنگر نے دعا کروائی۔ بھائی جان مرحوم قیام سندھ کے دوران طویل عرصہ تک جماعت احمدیہ گوٹھ میاں عبدالسلام عمر ضلع نواب شاہ کے صدر کی حیثیت سے خدمات بجا لاتے رہے۔ جماعتی و مرکزی مہمانوں کی نہایت محبت و احترام کی روح کے ساتھ مہمان نوازی کرتے۔ تمام چندہ جات کا بجٹ ہمیشہ سال کے اختتام سے پہلے سو فیصد ادا کروا دیتے۔ نماز اور دینی شعائر کی پابندی خود بھی کرتے اور احباب میں بھی اس کی روح پھونک دی۔ خلافت حقہ احمدیہ سے بہت محبت و عقیدت اور وفا کا تعلق تھا۔ انہوں نے اپنے پیچھے چار بیٹے مکرم مشتاق احمد چٹھہ مقیم فرینکفرٹ جرمنی، مکرم شریف احمد صاحب، مکرم محمود احمد صاحب نگران حلقہ کھچی والا اور مکرم خلیل احمد صاحب نیز دو بیٹیاں مکرمہ امۃ الودود صاحبہ اہلیہ مکرم ناصر احمد ندیم صاحب اور مکرمہ امۃ السلام صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالقدوس صاحب یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ کی اہلیہ محترمہ سلیمہ بی بی صاحبہ تین ماہ قبل وفات پا گئیں تو نہایت درجہ صبر کا نمونہ دکھایا۔ احباب کرام کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ دونوں میاں بیوی کو جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم صفدر نذیر گولیکی صاحب مربی سلسلہ شعبہ احتساب امور عامہ ربوہ لکھتے ہیں میرے والد محترم چوہدری نذر محمد نذیر صاحب گولیکی کارکن دفتر جلسہ سالانہ جن کا پروسٹیٹ کا آپریشن مورخہ 17۔ اگست 2004ء کو اسلام آباد میں ہوا تھا۔ آپریشن کے بعد خون کی کمی اور نقاہت کی وجہ سے مسلسل علیل چلے آ رہے ہیں۔ پاؤں میں سوجن ہے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

بقیہ صفحہ 4

طرز رہائش اور اپنی زندگیوں کو دنیاوی ظاہری نمود و نمائش کے تابع کر کے اطمینان اور سکون کھو دیا ہے۔

اللہ کرے کہ ہم یعنی جماعت احمدیہ کے افراد اپنے آقا حضرت مسیح موعود کی دلکش اور سادہ اور تکلفات سے پاک زندگی کو نمونہ بنائیں۔ اور روحانی، ذہنی اور معاشرتی طور پر پرسکون زندگی گزارنے والے ہوں۔

ربوہ میں طلوع وغروب 13 ستمبر 2004ء	
طلوع فجر	4:26
طلوع آفتاب	5:49
زوال آفتاب	12:04
وقت عصر	4:27
غروب آفتاب	6:20
وقت عشاء	7:42

بقیہ صفحہ 5

موضوع پر بعض ایمان افروز ارشادات بھی شامل اشاعت کئے گئے ہیں۔ آخر پر اردو اور عربی اصطلاحات کا تلفظ اور انگریزی میں ترجمہ اور موضوعاتی انڈیکس بھی موجود ہے۔ جس سے افادیت میں اضافہ ہو گیا ہے۔ تمام واقعات کا انگریزی میں ترجمہ مکمل مفہوم کے ساتھ انتہائی مہارت کے ساتھ کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ مصنف کے ساتھ ساتھ اس کتاب کی اشاعت میں شامل ہر فرد کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ (ایف شمس)

اکسیر پائیوریا
مسوڑھوں سے خون اور پیپ کا آنا - دانتوں کا ہلنا دانتوں کی میل ٹھنڈے یا گرم پانی کا لگنا - منہ سے بدبو آنا کیلئے بہت مفید ہے-
ناصر
Ph:04524-212434 Fax:213966

GOVT.LIC NO.ID-541
اندرون ملک و بیرون ملک ہوائی سفر کی معلومات اور سستی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے
سبینا ٹریولز
یادگار روڈ۔ بالمقابل دفتر انصار اللہ ربوہ
Ph:211211-213716 Fax:215211
www.airborneservices.com

C.P.L 29